

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نظرات

مئی کے دوسرے ہفتے میں ادارہ تحقیقات اسلامی کا یوم تاسیس منایا جا رہا ہے — صدر پاکستان جناب فضل الہی چودھری صاحب یوم تاسیس کی سر روزہ تقریبات کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس موقع پر لیکچرر اور سیمینار کے علاوہ اسلامی علوم سے متعلق کتابوں کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا ہے سیمینار میں شرکت کے لئے ملک کے متعدد ممتاز اہل علم کو دعوت دی گئی ہے۔ جو فن تحقیق اسلامی علوم و فنون اور مسلم تہذیب و ثقافت کے مختلف گوشوں کو اجاگر کریں گے۔

ادارے کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ادارے کا یوم تاسیس منایا جا رہا ہے۔ ایک سال پہلے مذہبی امور کی وزارت کے قیام کے بعد جب ادارے کا الحاق اس وزارت کے ساتھ ہو گیا تو وفاقی وزیر جناب مولانا کوثر نیازی نے ادارے کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔ انہوں نے ادارہ میں شریعت آوری پر ارکان ادارہ کے سامنے جو پہل تقریر کی اس میں ادارے کو فعال بنانے کے لئے نئے عزائم کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلے میں اب تک متعدد اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ تحقیقی منصوبوں میں توسیع اور ان کی تنظیم نو کے علاوہ ادارہ کو عوام میں متعارف کرانے کے لئے بھی بہت سے کام کئے گئے ہیں جن کی تفصیل اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ یوم تاسیس منانے کی نئی روایت بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس قسم کی تقریبات سے جہاں اور بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ ماضی اور حال کا جائزہ لے کر مستقبل کے لئے راہ عمل متعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امید ہے کہ یوم تاسیس کی تقریبات کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا اور ادارہ فعال سے فعال تر بن کر ابھرے گا۔ محترم وزیر مذہبی امور کو ادارے کے ساتھ جو خصوصی لگاؤ ہے اس کے مد نظر

بجا طور پر توقع کی جاسکتی ہے کہ آپ کی رہنمائی میں ادارہ دن دو فی سات چو گنی ترقی کرتی کرے گا۔

ابھی تک ادارہ کو یونیورسٹی کا درجہ حاصل رہا ہے۔ ہمارے ہاں شعبہ تحقیق میں کام کرنے والے ارکان کے عہدے یونیورسٹی کے تدریسی عہدوں کے برابر ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت اور تحقیقی تجربہ بھی اسی درجے کا ہوتا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں ادارے کے اسکلارز یونیورسٹی کے اساتذہ سے بہتر اور برتر صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ادارے کو یونیورسٹی کے درجے سے ترقی دے کر سپر یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے۔ تاکہ یونیورسٹیوں کے لئے ادارہ ایک اعصابی مرکز کی حیثیت سے کام کرے۔ نہ صرف عربی اور اسلامیات کے مضامین میں بلکہ جملہ علوم و فنون میں بشمول سائنس ادارہ رہنمائی کے فرائض انجام دے اور ان میں ہم آہنگی یک جہتی پیدا کرنے کے لئے جامع منصوبوں پر کام کرے جس کے بغیر ہمارے موجودہ تعلیمی نظام سے ثنویت کی خرابی دور نہیں ہو سکتی۔ اس وقت ہماری تعلیم ہی نہیں ہماری معاشرت بھی دوئی کا شکار ہے، حتیٰ کہ مذہب بھی قدیم و جدید یا قدامت پسندی اور روشن خیالی کے جھگڑے میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ تقسیم و فیر لیتی کی قوتیں اس صورت حال سے فائدہ اٹھا رہی ہیں اور ہم ہیں کہ اس دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کو اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ادارے کے موجودہ چہرہ میں جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کو اس امر کا احساس ہے وہ اپنی گفتگوؤں میں اس طرف واضح اشارے کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ ان کا عزم جو ان جلد عملی اقدام کی صورت میں نمودار ہوگا۔

بہ تقریب یوم تاسیس ادارے کے ہر سہ مجلات (عربی اُردو انگریزی) نے اپنی اپنی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ ہمارے سہ ماہی مجلات نے صحیحے شائع کئے ہیں جبکہ ماہنامہ فسر و فطر نے مئی کے پرچے کو خصوصی نمبر میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس نمبر کی تیاری میں ادارے کے رفکار کار کے علاوہ بعض دوسرے اہل قلم نے بھی حصہ لیا ہے۔ ہم ادارہ کے چہرہ میں جناب مولانا کوثر نیازی صاحب سے خصوصی اشاعت کے لئے خاص مضمون حاصل نہ کر سکے۔ گذشتہ کئی مہینے وہ انتہا سے زیادہ مصروف رہے ہیں اس لئے اس کی توقع بھی بے جا تھی۔ لیکن جن اتفاق سے ہمیں ان کی ایک تازہ تقریر مل گئی جو اس نمبر کے لئے ہر اعتبار سے موزوں ہونے کے علاوہ غیر مطبوعہ بھی ہے۔ اس تقریر میں انہوں نے تحقیق کے مسائل سے بحث کی ہے۔ فن تحقیق

سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم کے لئے اس تقریر میں کئی سہنا اصول اور کام کی باتیں ہیں۔ یہ تقریر وزیر موصوف نے معجم مصادر اسلامی کی اقتصادی تقریب کے موقع پر کی تھی جو ہمیں بزرگوار محترم جناب ڈاکٹر سید عبدالرشید صاحب صدر دائرہ معارف اسلامیہ نے ازراہ عنایت فراہم کر دی۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس موقع کا اپنا خطبہ استقبالیہ بھی رحمت فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے جس علمی منصوبے کا آغاز کیا ہے وہ اہم بھی ہے اور عظیم بھی تحقیق و ترقی میں مشغول اہل علم سے اس کا گہرا تعلق ہے اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے علماء کے لئے تو یہ خاص کی چیز ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کے خطبے میں اس منصوبے کے تفصیلی تعارف کے علاوہ علم و تحقیق سے متعلق بھی کئی مفید اور کام کی باتیں ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کا دلی شکریہ ادا کرنے ہیں کہ انہوں نے فکر و نظر کی اس خصوصی اشاعت کے لئے اپنی اور مولانا کوثر نیازی صاحب کی تقریریں عطا فرمائیں جن سے اس نمبر کی قدر و قیمت میں یقیناً اضافہ ہوگا۔

اس شمارے کے ایک مہمان مضمون نگار ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ”اسلامی تحقیقات“ کے ایک قابل توجہ مسئلے پر قلم اٹھایا ہے۔ مستشرقین نے اسلامی علوم میں تحقیق کا جو معیار پیش کیا ہے اس کی حقیقت کا حقدار سمجھے بغیر ہم آزادانہ تحقیق کے میدان میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ خاکسار یورپ اور امریکہ کے چشمہ ہائے فیض سے میراب ہو کر آنے والے متغربین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے مضمون کے آئینے میں اپنے اساتذہ کے معیار تحقیق کی ایک جھلک دیکھ لیں۔ ہمارے ایک اور مہمان مضمون نگار ابو سعید بزمی انصاری ہیں۔ بزمی صاحب نے اپنے مضمون میں ادارہ تحقیقات اسلامی کا اجمالی مگر مکمل تعارف پیش کیا ہے۔ اس مضمون کے بعض حصے ممکن ہے تکرار نظر آئیں اس لئے کہ دوسرے مضامین میں الگ الگ ان پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے باوجود بزمی صاحب کے مضمون کی اپنی خصوصیت ہے اور اہمیت و افادیت بھی مضمون مرتب کرنے میں ان کا اپنا رویہ نقطہ نظر اور اسلوب نمایاں ہے۔ بزمی صاحب ادارے سے وابستہ رہ چکے ہیں اور ادارے کے ساتھ ان کی دلچسپی آج بھی قائم ہے اس لئے ان کے بیانات ایک واقعہ حال کے بیانات ہیں ہم پر ان دونوں فاضل مضمون نگاروں کا شکریہ بھی واجب ہے کہ انہوں نے ہماری فسر مائش پر فکر و نظر کے اس شمارے کے لئے اپنے رشتہات قلم ارسال کئے اور پیسے کو وقیع بنانے میں حصہ لیا۔ اس نمبر کے

باقی مضامین ہمارے ادارے کے سائینسوں کی کاوش کے نتائج ہیں ان کا تعاون شکر یہ سے
بالا تر ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ اس شمارے میں تحقیق، تحقیقات اسلامی، اور ادارہ تحقیقات اسلامی
کے مختلف پہلوؤں پر مستند مواد اکٹھا کر دیا جائے۔ ہم نے اس نمبر کا ایک جامع اور مکمل خاکہ مرتب کیا
تھا جس میں ہر ممکن پہلو شامل تھا اور ہماری خواہش تھی کہ کوئی پہلو چھوٹنے نہ پائے۔ مگر ذہنی خاکوں میں
جب عمل کا رنگ بھرا جاتا ہے تو بات کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنے ذہنی خاکے
کے مطابق پرچہ پیش نہ کر سکے، بہت سے پہلو چھوٹ گئے بہت سے گوشے تشدد رہے۔ بہر حال یہ
اس موضوع پر پہلا اور آخری نمبر نہیں۔ امید کہ اب یوم تاسیس منانے کی رسم ہر سال ادا کی جائے گی اور
ساتھ ہی خصوصی نمبر نکالنے کی بھی۔ جو کمی اس بار وہ جائے گی اسے آئندہ پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

